بسم الله الرحمن الرحيم

نظرات

مسلم معاشرہ میں اسلامی نقطہ نظر سے اصلاح حال کی ضرورت کا احساس روز افزوں ہے۔ یہ بات بلا شبہہ خوش آئند اور حوصلہ افزا ہے۔ لیکن اس احساس کے ساتھ اگر تدبیر اور علاج درست نہ ہو یا ترجیحات کے تعین میں غلطی ہو جائے تو خاطر خواہ نتیجے کی امید رکھنا خوش فہمی ہوگی۔ خرابیاں اتنی ہیں کہ تر جیحات کا تعین کئے بغیر چارہ نہیں۔ تن همه داغ داغ شد پنبه کجا کجا نهم۔

اس وقت ہمارا حال تقریباً اس شخص کا سا ہے جس نے روایت کے مطابق آنحضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا تھا کہ میں اپنی اصلاح چاہتا ہوں لیکن مجھ میں برائیاں اتنی ہیں کہ بیک وقت ان سب کو چھوڑنا مشکل ہے ہاں کسی ایک کو چھوڑنے کا عہد کر سکتا ہوں۔ اگر ہم بھی کسی ایک خرابی کو لے کر اصلاح حال کی مساعی کا آغاز کرنا چاہیں تو ہمیں سب سے پہلے اپنی قومی تعلیم کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ مسلم معاشرہ کا اگر صرف یہی ایک مسئلہ صحیح طریقہ سے حل ہو جائے تو ہمارے بے شمار مسائل آپ سے آپ حل ہو جائیں گے۔ اسلام میں تعلیم کی اہمیت اظہر من الشمس ہے اور ہمارا معاشرہ اس کے شعور سے بے بہرہ نہیں۔ رب زدنی علماً۔ طلب العلم فریضة علی کل مسلم۔ اطلبوا العلم من المهد الی اللحد۔ اطلبوا العلم ولوکان بالصین۔ خیرکم من تعلم القرآن و عمله و غیر ذالك۔ علم و تعلیم کی نسبت اس قسم کی کتنی ہی باتیں ہیں جو زبان زد خاص و عام رہتی ہیں اور ہم انہیں اپنی تقریروں اور تحریروں میں دہراتے رہتے ہیں۔ یہی نہیں حتی الوسع

ان پر عمل بھی کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جہاں تک نفس تعلیم کا تعلق ہے ہم اس میں بتدریج آگے بڑھتے رہے ہیں۔ ہماری شرح خواندگی میں سال بہ سال اضافہ ہوتا رہا ہے۔ لیکن اس سوال کی طرف شاید بہت کم توجہ مبذول کی گئی ہو کہ ہمیں کیا اور کس طرح پڑھنا اور پڑھانا چاہئیے۔ مسلم معاشرہ میں اس وقت عموماً جس تعلیم کا رواج ہے اور جس میں اضافہ کی تدبیریں ہم دن رات سوچتے رہتے ہیں، دیکھنا یہ ہے کہ وہ تعلیم ہمیں اپنی منزل سے قریب کر رہی ہے یا دور لے جارہی ہے۔

ترسم نرسی به کعبه اے اعرابی کیں رہ کہ توسی روی به ترکستانست

برصغیر کے پس منظر میں لسان العصر اکبر الہ آبادی نے اپنے دور کو سامنے رکھ کر کہا تھا۔

تعلیم جو دی جاتی ہے ہمیں وہ کیا ہے فقط سرکاری ہے
جو عقل سکھائی جاتی ہے وہ کیا ہے فقط درباری ہے

اکبر الہ آبادی نے جب یہ شعر کہا تھا اس وقت ہماری تعلیم دوسروں کے ہاتھ میں تھی۔ لیکن آزادی کے بعد جب کہ ہماری تعلیم ہمارے ہاتھ میں ہے ہمارا کوئی عذر مسموع نہیں ہو سکتا۔ موجودہ صورت حال کا یہ پہلو امید افزا ہے کہ تعلیم کے میدان میں بھی اصلاح کی ضرورت کا احساس شدت سے ابھرا ہے۔ عملی اقدامات کا آغاز بھی ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس وقت نصابی کتب کا ایک ریویو بورڈ کام کر رہا ہے۔ اس بورڈ نے ہمارے ملک کے تعلیمی نصاب کا جائزہ لے کر نصابی کتب سے ایسا مواد خارج کر دینے کی سفارش کی ہے جو اسلام اور پاکستان سے ہم آہنگ نہیں۔ تعلیمی میدان میں اصلاح حال کی طرف یہ پہلا قدم ہے۔ امید ہے کہ بتدریج اصلاحات کے ذریعہ ہم اپنے تعلیمی ڈھانچہ کو بدل کر قومی تقاضوں سے ہم آہنگ بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔